"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

ایڈیٹر
نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغ ۱۳۵۲ ہش۔فروری ۱۹۷۳ء

محترم السید منیرالحصنی صاحب ربوہ سے واپس روانہ ہو رہے ہیں۔
یہ تصویر ربوہ کے ریلوے سٹیشن پر لی گئی

ASSAYED MUNIRUL HISNI
being seen off at the Railway Station, Rabwah

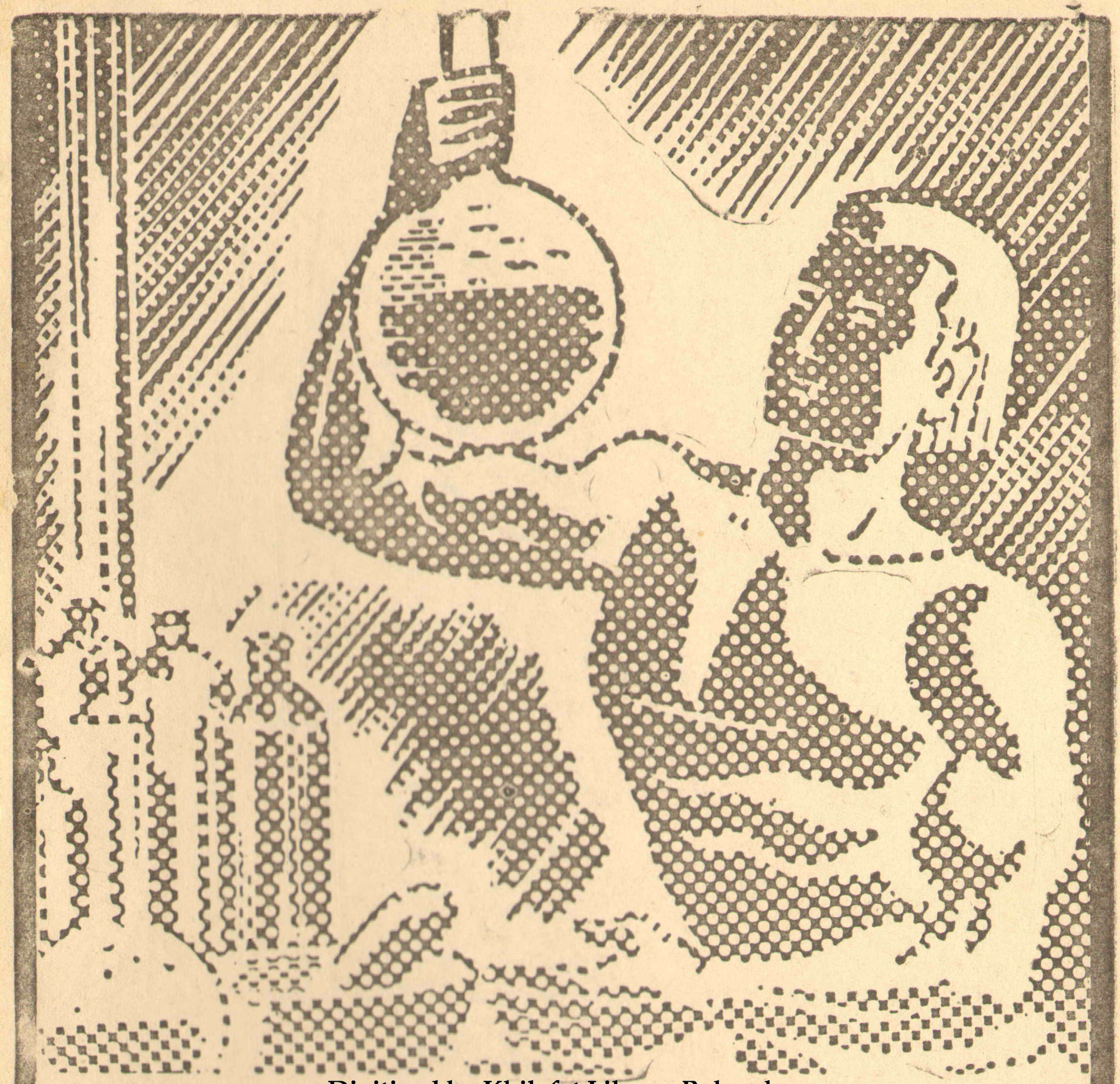

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقت کا تقاضہ ... انتھک محنت!

ہم سب کو انتھک محنت سے اپنی مشکلات پر قابو پانا ہے اور اپنے ملک کی تعمیر نو کیلئے ٹھوس بنیادیں استوار کرنا ہیں۔ آیئے ہم ایک ہو جائیں، محنت کریں، سادگی اپنائیں، کفایت شعار بنیں، پیداوار بڑھائیں، برآمدات کو فروغ دیں ـــــ اور اپنے ملک کو مستحکم بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔

راہِ ترقی میں پیش پیش **یو بی ایل** یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ

انٹرنیشنل بینک

UBL.E.12.193.72.UD

LINTAS 88

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

تبلیغ ۱۳۵۲ھ ش

(فروری ۱۹۷۳ء)

ایڈیٹر

نسیم سیفی

سالانہ چندہ ـــــ ۲ روپے

فی پرچہ ـــــ ۲۰ پیسے

ترتیب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

●	اداریہ	ص ۲
●	اقتباس - ایک شعر	۴
●	مقامِ خلافت - حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی نظر میں -	۵
●	تبصرہ عکسی قرآن مجید مترجم بطرز جدید	۲۸
●	سہارا (نظم)	۲۹
●	تبصرہ مجلہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	۳۰
●	اشتہارات	۳۰

پبلشر :- عبداللطیف خان

پرنٹر :- سیّد عبدالحی

مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت :- دفتر ماہنامہ تحریکِ جدید

دفاتر تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تاریخ اشاعت :- ہر ماہ کی دس تاریخ

فون نمبر :- ۶۷۸

رجسٹرڈ نمبر ایل :- ۷۶۷۶

کتابت :- حمید الدین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۹ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۲

تبلیغ ۱۳۵۲ھ ش

(فروری ۱۹۷۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اداریہ

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ

ہم نہایت افسوس اور دلی رنج کے ساتھ یہ تحریر کر رہے ہیں کہ ایک نہایت ہی مقدس اور بزرگ ہستی ہم میں سے اُٹھ گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام لوگوں کو جس قسم کے احمدی بنانا چاہتے تھے اس کا ایک حسین و جمیل نمونہ آنکھوں سے اوجھل ہو گیا ہے اور اب ہم احمدیت کی اس چلتی پھرتی تصویر کو اس پیکر میں کبھی نہ دیکھ سکیں گے۔

ہماری مراد حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ سے ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب ۲۵ اور ۲۶ جنوری کی درمیانی شب کو اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے۔ اللہ تعالیٰ اعلیٰ علیین میں آپ کے درجات کو بلند فرمائے اور پسماندگان کو جن میں صرف ان کے جسمانی خاندان ہی کے افراد شامل نہیں بلکہ رُوحانی خاندان کے بھی یعنی جماعتِ احمدیہ کے تمام افراد بھی شامل ہیں صبرِ جمیل کی بھی توفیق عطا فرمائے اور ان کی جملہ نیکیوں کو جاری رکھنے بلکہ ان کو مزید وسعت دینے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ماہنامہ "تحریکِ جدید" چونکہ تحریکِ جدید انجمن احمدیہ کی ایک رنگ میں نمائندگی کرتا ہے اس لئے ہم تحریکِ جدید کے اراکین کے جذبات کو اس قرارداد ہی کی شکل میں درج کرتے ہیں جو مجلس تحریکِ جدید نے حضرت صاحبزادہ صاحب کی وفات پر منظور کی ہے:۔

قرارداد تعزیت: مجلس تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کا یہ خصوصی اجلاس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے سب سے بڑے پوتے اور جلیل القدر صحابی حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی المناک وفات پر دلی افسوس اور غم واندوہ کا اظہار کرتے ہوئے حضرت مرحوم کے لئے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ علیین میں مقامِ بلند عطا فرمائے اور اپنے قربِ خاص سے نوازے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت صاحبزادہ صاحبؓ ممدوح جہاں نہایت درجہ متقی، دیندار اور اللہ تعالیٰ کی رضا و محبت کے جویا تھے وہاں خلقِ خدا کی ہمدردی، بے نفسی، دردمندی اور عاجزی و انکساری ایسے اوصافِ حمیدہ سے متصف ہونے کے باعث عوام الناس میں حد درجہ مقبول و محبوب تھے۔ سرکاری ملازمت کے دوران لمبے عرصہ تک اعلیٰ عہدوں پر فائز ہونے کے باوجود آپ ایک نیک دل اور حلیم الطبع انسان کی حیثیت سے ہر طبقہ میں عزّت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے رہے۔ سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد آپ نے آخر دم تک خدمتِ سلسلہ کو اپنا شعار بنا کر قابلِ تقلید نمونہ پیش کیا۔ اپنے دو بیٹوں کو اعلیٰ تعلیم سے مزیّن کرنے کے بعد سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کے لئے وقف کر کے آپ نے اپنے جلیل القدر دادا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کی تکمیل کے لئے دنیاوی وجاہت و عظمت کو ٹھکرا کر اپنے آپ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا صحیح معنوں میں جسمانی و روحانی فرزند ثابت کیا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو عنفوانِ شباب سے ہی سعادت مندی سے بہرہ ور کیا تھا۔ آپ نے اپنے والدِ بزرگ حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحبؓ سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کی تصدیق کر کے حزب اللہ میں شامل ہونے کی توفیق پائی اور اس عہدِ بیعت کو اس طرح نبھایا جو آئندہ نسلوں کے لئے بھی مشعلِ راہ ہے۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے آپ ہی کے بارہ میں یہ رؤیا دیکھی تھی کہ:-

"ایک لڑکا ہے جس کا نام عزیز ہے اور اس کے باپ کے نام کے سر پر سلطان کا لفظ ہے۔ وہ لڑکا پکڑ کر میرے پاس لایا گیا اور میرے سامنے بٹھایا گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ ایک پتلا سا لڑکا گورے رنگ کا ہے۔"

آپ نے تقسیمِ ہند و پاک کے وقت اور اس کے بعد ربع صدی تک بطور ناظرِ امورِ عامہ و ناظرِ اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے ذمّہ دار عہدوں پر فائز رہ کر سلسلہ کی قابلِ تقلید خدمت سرانجام دی۔ اس دوران بھی آپ کی غیرتِ ایمانی، بے نفسی اور ہمدردیٔ خلق کے واقعات زبانِ زدِ عام ہیں۔

ہم سب اراکین تحریکِ جدید اس عظیم جماعتی صدمہ کو دل سے محسوس کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ، حضرت صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ، محترمہ حضرت نصیرہ بیگم صاحبہ (بیگم حضرت مرحوم) آپ کے صاحبزادگان صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب، آپؓ کے برادرِ اصغر صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب، آپ کی بچیوں اور جملہ افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہمدردی و تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنّت الفردوس میں اپنے قربِ خاص سے نوازے اور سب کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اقتباس

کوشش اور دعا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"اِس میں کچھ شک نہیں کہ شباب اور جوانی کا زمانہ ایک ایسا زمانہ ہے کہ نفسِ امّارہ نے اس کو ردّی کیا ہوا ہے لیکن اگر کوئی کارآمد ایام ہیں تو یہی ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی زبانی قرآن شریف میں درج ہے وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ یعنی میں اپنے نفس کو بری نہیں ٹھہرا سکتا کیونکہ نفسِ امّارہ بدی کی طرف تحریک کرتا ہے۔ اس کی اِس قسم کی تحریکوں سے وہی پاک ہو سکتا ہے جس پر میرا ربّ رحم کرے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ کی بدیوں اور جذبات سے بچنے کے واسطے نری کوشش ہی شرط نہیں بلکہ دعاؤں کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ نرا زاہد ظاہری ہی (جو انسان اپنی سعی اور کوشش سے کرتا ہے) کارآمد نہیں ہوتا جب تک خدا تعالےٰ کا فضل اور رحم ساتھ نہ ہو۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صـ۲۵۸)

ماہنامہ تحریکِ جدید خود بھی پڑھئے اور اپنے دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔

ایک شعر

بہ کنجِ خلوتِ پاکاں اگر گذر بکنی
عیاں شود کہ چہ نورے دراں سرا باشد

ترجمہ :- پاک لوگوں کی خلوت میں اگر تیرا گذر ہو تو تجھے معلوم ہو کہ وہاں کیسے کیسے انوار برستے ہیں۔

سوائے اس کے کہ کسی شخص کی فطرت ہی مسخ ہو گئی ہو ہر شخص کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اسے لوگ اچھا سمجھیں اور اچھا کہیں اور اس خواہش کو پورا ہوتے دیکھنے کے لئے ہم میں سے ہر شخص یہ کوشش کرتا ہے کہ لوگوں کے سامنے اچھا بن کر رہے، اچھی باتیں کرے اور اچھے کام کرے لیکن حقیقت یہ ہے کہ نیکی اور پاکیزگی صرف اتنی ہی بات کا نام نہیں کہ لوگوں کو ہم اچھے نظر آئیں۔ جب تک ہماری جلوت اور ہماری خلوت — دونو — نیکیوں سے معمور نہ ہو جائیں ہم حقیقی طور پر نیک نہیں ہو سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اِس شعر میں اِس بات کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی ہے کہ پاک لوگ وہ ہوتے ہیں جن کی خلوت بھی نیکیوں اور پاکیزگی سے معمور ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی جلوت کو بھی اور خلوت کو بھی پاکیزہ بنا سکیں۔ آمین

نسیم سیفی

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۷۲ء

مقامِ خلافت — حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ کی نظر میں!

خاکسار کی تقریر کا موضوع ہے "مقامِ خلافت — حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی نظر میں"۔ گویا مجھے آپ کی خدمت میں یہ بیان کرنا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ خلافت کے متعلق کیا سمجھتے تھے اور حضور نے اِس سلسلہ میں کیا ارشادات فرمائے تھے اور ان ارشادات کی روشنی میں ہم کیا سمجھتے ہیں کہ حضور کی نظر میں خلافت کا کیا مقام تھا۔ بات بالکل سیدھی سادی ہے۔ مختلف مواقع پر حضرت خلیفہ اوّلؓ نے خلافت کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمایا اور ان خیالات کو عملی طور پر اپنی خلافت پر منطبق کر کے دکھایا اور اپنے بعد کی خلافت کے متعلق بھی واضح الفاظ میں جماعت کی رہنمائی فرمائی۔ مَیں حضور کے یہ تمام ارشادات آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی کوشش کروں گا لیکن اس سے قبل کہ مَیں وہ ارشادات پیش کروں مَیں چاہتا ہوں کہ خلافت جس کا مقام حضرت خلیفہ اوّل کے الفاظ میں متعیّن کرنا ہے اس کی اہمیت کے متعلق کچھ گذارش کروں اور اسی طرح جس ہستی کی نظر میں خلافت کا مقام میرا موضوعِ سخن ہے اس کے متعلق بھی بعض باتیں بیان کروں تاکہ زیرِ بحث موضوع کی اہمیت بھی سامنے آجائے اور جس ہستی کے ارشادات پیش کرنا میرا کام ہے اس کی شخصیت بھی پیشِ نظر رہے۔

قرآن کریم اور خلافت

قرآن کریم میں نہایت واضح طور پر جس آیت میں خلافت کا ذکر موجود ہے وہ یہ ہے:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا۔

یعنی اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسبِ حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اُن کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا۔ اور جو دین اُس نے اُن کے لئے پسند کیا ہے وہ اُن کے لئے اُسے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور اُن کے خوف کی حالت کے بعد وہ اُن کے لئے امن کی حالت تبدیل

کر دے گا۔

اِس آیتِ قرآنیہ میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والے اور اعمالِ صالحہ بجالانے والے مسلمانوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ اُنہیں گذشتہ اُمتوں کی طرح خلافت عطا کرے گا اور اس خلافت کے ذریعہ سے اُن کے دین کی مضبوطی کا انتظام فرمائے گا اور جب اُن پر خوف کی گھڑیاں طاری ہوں گی خلافت کی برکت کی وجہ سے اُن کی اِس حالت کو امن میں بدل دے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگرچہ خلافت کا لفظ اسلامی اصطلاح میں مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے لیکن جس معنی سے میرے موضوع کا تعلق ہے وہ ایسی خلافت ہے جو کسی نبی کے بعد قائم ہوتی ہے اور اپنے نبی متبوع کی برکات کو ممتد کرنے کا باعث بنتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلافت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسی خلافت کے متعلق فرماتے ہیں :-

"ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس مُعجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے وقت میں ہوا۔"

(الوصیۃ)

نبیوں کی وفات پر اُن کی خلافت کے قیام کا ذکر فرمانے کے بعد اور سب سے نمایاں اور قریب ترین مثال یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی مثال دے کر حضور علیہ السلام اپنے متعلق فرماتے ہیں :-

"سو اے عزیزو جبکہ قدیم سے سُنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا وہ مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلائے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سُنّت کو ترک کر دیوے اِس لئے تم میری اُس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی ہے غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔

اور دوسری قدرت نہیں آسکتی جب
تک مَیں نہ جاؤں لیکن مَیں جب جاؤں گا
تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے
لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ
رہے گی جیسا کہ خدا کا "براہین احمدیہ"
میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات
کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت
وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں
اِس جماعت کو جو تیرے پَیرو ہیں قیامت
تک دوسروں پر غلبہ دوں گا سو ضرور
ہے کہ تم پر میری جُدائی کا دن آئے تا
بعد اِس کے وہ دن آوے جو دائمی
وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں
کا سچّا اور وفادار اور صادق خدا ہے
وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا
اُس نے وعدہ فرمایا ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسری قدرت سے مُراد خلافت ہے۔ اِس
خلافت کے قیام، استحکام اور تسلسل کی ایک نہایت
واضح جھلک حضور علیہ السلام کی تصنیف شہادۃ القرآن
میں ملتی ہے۔ حضورؑ اِس تصنیف میں آیتِ استخلاف کا
ذکر کرکے فرماتے ہیں :-

"اِس آیت میں بھی مماثلت کی طرف
صریح اشارہ ہے اور اگر اس مماثلت
سے مماثلتِ تامہ مُراد نہیں تو کلام
عبث ہوا جاتا ہے کیونکہ شریعتِ
موسوی میں چودہ سو (۱۴۰۰) برس تک خلافت
کا سلسلہ ممتد رہا، نہ صرف تیس برس تک،
اور صدہا خلیفے روحانی اور ظاہری ہوئے
نہ صرف چار، اور پھر ہمیشہ کے لئے
خاتمہ۔" (شہادۃ القرآن صـ۲۸)

اِس بات کو مزید واضح کرنے کے لئے کہ رسولِ
اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خلافت صرف تیس سال تک کے لئے
نہیں تھی بلکہ اس سے بہت زیادہ عرصہ کے لئے، حضور علیہ
السلام شہادۃ القرآن میں مزید فرماتے ہیں :-

"بعض صاحب آیت وَعَدَ اللّٰهُ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي
الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ کی عمومیّت سے انکار
کرکے کہتے ہیں کہ مِنْكُمْ سے مراد صحابہ
ہی ہیں اور خلافتِ راشدہ حقّہ انہیں
کے زمانے تک ختم ہوگئی اور پھر قیامت
تک اسلام میں اِس خلافت کا نام و نشان
نہیں ہوگا گویا ایک خواب و خیال کی طرح
اِس خلافت کا صرف تیس برس ہی کا دَور
تھا اور پھر ہمیشہ کے لئے اسلام ایک
لازوال نحوست میں پڑ گیا۔"
(شہادۃ القرآن صـ۳۳)

نیز :- "ان آیات کو اگر کوئی شخص تامّل اور
غور کی نظر سے دیکھے تو مَیں کیونکر کہوں کہ

وہ اِس بات کو سمجھ نہ جائے کہ خدا تعالیٰ
اِس اُمّت کے لئے خلافتِ دائمی کا صاف
وعدہ فرماتا ہے۔ اگر خلافت، دائمی نہیں
تھی تو شریعتِ موسوی کے خلیفوں سے
تشبیہہ دینا کیا معنے رکھتا تھا۔ اور اگر
خلافتِ راشدہ صرف تیس برس تک
رہ کر پھر ہمیشہ کے لئے اِس کا دَور ختم ہو
گیا تھا تو اِس سے لازم آتا ہے کہ خدا تعالیٰ
کا ہرگز یہ ارادہ نہ تھا کہ اِس اُمّت پر
ہمیشہ کے لئے ابوابِ سعادت مفتوح
رکھے کیونکہ روحانی سلسلے کی موت سے دین
کی موت لازم آتی ہے۔"

(شہادۃ القرآن صـ۵۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ اوّل رضی اللہ عنہ، حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی نظر میں

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے وصال کے بعد حاجی الحرمین حکیم الاُمّت حضرت مولانا نورالدین رضؓ کے ذریعہ نظامِ خلافت کا قیام ہوا اور جماعت کے اکثر سربرآوردہ اصحاب نے حضور کی خدمت میں تحریر کیا:۔

"مطابق فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مندرجہ رسالہ الوصیت ہم احمدیان جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں اِس امر پر صدقِ دل سے متفق ہیں کہ اوّل المہاجرین حضرت حاجی مولوی حکیم نورالدین صاحب جو ہم سب میں سے اَعلم اور اَتقیٰ ہیں اور حضرت امام علیہ السلام کے سب سے زیادہ مخلص اور قدیمی دوست ہیں اور جن کے وجود کو حضرت امام علیہ السلام اُسوۂ حسنہ قرار فرما چکے ہیں جیسا کہ آپ کے شعر

چہ خوش بودے اگر ہر یک زاُمّت نوردیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقیں بودے

سے ظاہر ہے، کے ہاتھ پر احمد کے نام پر تمام احمدی جماعت موجودہ اور آئندہ نئے ممبر بیعت کریں اور حضرت موصوف کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔"

حضرت حکیم الاُمّت کی وقعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دِل میں کیا تھی اس کی ایک جھلک 'آئینۂ کمالاتِ اسلام' میں ملتی ہے جہاں حضور علیہ السّلام فرماتے ہیں:۔

"جب سے میں اللہ تعالیٰ کی درگاہ سے مامور کیا گیا ہوں اور حیّ وقیوم کی طرف سے زندہ کیا گیا ہوں دین کے چیدہ مددگاروں کی طرف شوق کرتا رہا ہوں اور وہ شوق اُس شوق سے بڑھ کر ہے جو ایک پیاسے کو پانی کی طرف ہوتا ہے۔ اور میں رات دن خدا تعالیٰ کے

حضور چلاتا تھا اور کہتا تھا کہ اے
مرے ربّ میرا کون ناصر و مددگار ہے
مَیں تنہا اور ذلیل ہوں، پس جبکہ دعا کا
ہاتھ پے در پے اُٹھا اور آسمان کی
فضا مری دعا سے بھر گئی تو اللہ تعالیٰ
نے مری عاجزی اور دعا کو قبول کیا اور
ربّ العالمین کی رحمت نے جوش مارا
اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک مخلص صدیق
عطا فرمایا جو میرے مددگاروں کی آنکھ
ہے اور میرے اُن مخلص دوستوں کا خلاصہ
ہے جو دین کے بارے میں میرے دوست
ہیں اُس کا نام اُس کی نورانی صفات
کی طرح نورالدین ہے۔ وہ جائے ولادت
کے لحاظ سے بھیروی اور نسب کے لحاظ
سے قریشی ہاشمی ہے جو کہ اسلام کے
سرداروں میں سے اور شریف والدین
کی اولاد میں سے ہے پس مجھ کو اُسکے
ملنے سے ایسی خوشی ہوئی کہ گویا کوئی
جُدا شدہ عضو مل گیا اور ایسا سرور ہوا
جس طرح کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ
وسلم حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ
کے ملنے سے خوش ہوئے تھے۔ اور جب
وہ میرے پاس آیا اور مجھ سے ملا اور میری
نظر اُس پر پڑی تو مَیں نے اُس کو دیکھا کہ
وہ میرے ربّ کی آیات میں سے ایک
آیت ہے اور مجھے یقین ہو گیا کہ میری
اُسی دعا کا نتیجہ ہے جس پر مَیں مداومت
کرتا تھا اور میری فراست نے مجھے
بتا دیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں
میں سے ہے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام (عربی سے ترجمہ) صفحہ ۵۸۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مزید فرمایا:-

"وہ ہر ایک امر میں میری اس طرح
پیروی کرتا ہے جیسے نبض کی حرکت،
تنفس کی حرکت کی پیروی کرتی ہے۔"

"مَیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں
کہ اُس نے مجھے ایسا اعلیٰ درجہ کا صدیق
دیا جو راستباز اور جلیل القدر فاضل
ہے اور باریک بین اور نکتہ رس۔
اللہ تعالیٰ کے لئے مجاہدہ کرنے والا
اور کمال اخلاص سے اُس کے لئے
ایسی اعلیٰ درجہ کی محبت رکھنے والا ہے
کہ کوئی محب اُس سے سبقت نہیں لے گیا۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام)

انتخابِ خلافت اور ریشہ دوانیاں

یہ ہے وہ شخصیت جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد جماعت نے یک زبان ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خلیفہ منتخب کیا یا یوں کہنا چاہیئے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے خلیفہ منتخب کیا تھا کیونکہ خلافت کا انتخاب اگرچہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بظاہر مومنین کی رائے کے ساتھ ہوتا ہے لیکن اللہ تعالےٰ ہی دلوں کو پھیرنے والا ہے اور اِس انتخاب کے لئے وہی دلوں میں القا کرتا ہے کہ کسے خلیفہ منتخب کیا جائے۔

لیکن غالباً اِس لئے کہ خلافتِ احمدیہ کے آغاز ہی میں اِس کے استحکام اور تسلسل کے لئے تمام ضروری اُمور سامنے آجائیں۔ ایسے سامان پیدا ہو گئے کہ اِن ایام کے بعض عمائدین نے ریشہ دوانیاں شروع کر دیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ، کے خلاف باتیں ہونی شروع ہو گئیں۔ یہی وہ باتیں تھیں جن کے جواب میں حضور رضی اللہ عنہ، نے وہ ارشادات فرمائے جن سے خلافت کا صحیح مقام متعیّن ہو گیا۔ اِن باتوں کی ایک ادنیٰ سی مثال اُس خط سے مِلتی ہے جو سیّد محمد حسین صاحب نے یکم اکتوبر ۱۹۰۹ء کو سیّد حامد شاہ صاحب کو لکھا۔ اِس خط میں دیگر باتوں کے علاوہ اُنہوں نے تحریر کیا کہ :-

"حضرت مولوی صاحب کی طبیعت میں ضِد اِس حد تک بڑھ گئی ہے کہ دوسرے کی سُن ہی نہیں سکتے۔ وصیّت کو پسِ پُشت ڈال کر خدا کے فرستادہ کے کلام کی بے پروائی کرتے ہوئے شخصی وجاہت اور حکومت ہی پیشِ نظر ہے سِلسلہ تباہ ہو تو ہو مگر اپنے مُنہ سے نکلی ہوئی بات نہ ٹلے ۔ کوئی بھی نہیں پوچھتا کہ بھائی یہ وصیّت بھی کوئی چیز ہے یا نہیں یہ تو اللہ کی وحی کے ماتحت لکھی گئی تھی۔ کیا یہ پھینک دینے کے لئے تھی۔ اگر پوچھا جاتا ہے تو ارتداد کی دھمکی مِلتی ہے۔ اللہ رحم کرے دِل سخت بیکلی کی حالت میں ہے۔ حالات آمدہ از قادیان سے معلوم ہوا کہ مولوی صاحب فرماتا ہے کہ بمب کا گولہ دس دن تک چھوٹنے کو ہے جو کہ سِلسلہ کو تباہ و چکنا چُور کر دے گا۔ اللہ رحم کرے۔ تکبّر اور نخوت کی کوئی حد ہوتی ہے۔ نیک ظنی نیک ظنی کی تعلیم دیتے دیتے بدظنی کی کوئی انتہاء نظر نہیں آتی۔ ایک شیعہ کی وجہ سے سلسلہ کی تباہی۔ اللہ رحم کرے۔ یا الٰہی ہم گنہگار ہیں تُو اپنے فضل وکرم سے ہی ہمیں بچا سکتا ہے۔ اپنی خاص رحمت میں لے لے اور ہم کو اِن ابتلاؤں سے بچا لے۔ آمین۔ اَور کیا لِکھوں بس حد ہو رہی ہے۔"

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ، نے انتخابِ خلافت پر جو تقریر فرمائی وہ اِس بات کا واضح ثبوت ہے کہ حضور اِسے ایک بہت بڑا بوجھ تصوّر فرماتے تھے اور ایک ایسی ذمّہ داری جسے صحیح معنوں میں آسانی سے ایک مامور ہی سرانجام دے سکتا ہے۔ حضور تو نماز کی امامت سے بھی کتراتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے وصال کے بعد جانشینی کی ذمّہ داری سنبھالنے کے لئے آپ اِس کوشش میں تھے کہ "میاں محمود کی تعلیم اِس درجہ تک پہنچ جائے"۔ اِس تقریر میں حضور نے فرمایا :-

"یہ ایک بڑا بوجھ ہے خطرناک بوجھ
ہے اس کا اُٹھانا مامور کا کام ہوسکتا
ہے کیونکہ اُس سے خدا کے عجیب در
عجیب وعدے ہوتے ہیں جو ایسے دکھوں
کے لئے جو ہیٹھ توڑ دیں عصا بن جاتے
ہیں۔ اِس وقت مردوں اور عورتوں
کے لئے ضروری ہے کہ وحدت کے
نیچے ہوں۔ اِس وحدت کے لئے اُن
بزرگوں (جن کا ذکر اِس تقریر میں حضور
پہلے فرما چکے تھے) میں سے کسی کی بیعت
کر لو میں تمہارے ساتھ ہوں۔"

تمام حاضرین نے یک زبان ہو کر حضور ہی کو منتخب فرمایا۔ اِس انتخاب کے بعد حضور کو سب سے بڑی خوشی اِس بات کی تھی کہ جماعت میں وحدت قائم رہی چنانچہ حضور نے فرمایا :-

وحدتِ قومی

"دیکھو انسان جب مرتا ہے تو
اُس کے اجزاء متفرق ہو جاتے ہیں مگر
یہ خدا کا خاص فضل ہے اُس نے حضرت
مرزا صاحب کی جماعت کو جو بمنزلہ
آپ کے اعضاء کے اور اجزاء کے تھی
اِس تفرقہ سے بچا لیا اور اتفاق اور
اتحاد اور وحدت کے اعلیٰ مقام پر
کھڑا کر کے آپ کی زندگی اور حیاتِ
ابدی کا پہلا زندہ ثبوت دنیا میں ظاہر
کر دیا صرف تخمریزی ہی نہیں کی بلکہ دشمن
کے مُنہ پر خاک ڈال کر وحدت کو قائم
کر دیا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ جون ۱۹۰۸ء)

جماعت کے اتحاد اور وحدت کا حضور رضی اللہ عنہ کو اِس قدر خیال تھا کہ حضور نے بار بار اِس امر کی طرف جماعت کو توجہ دلائی چنانچہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۹ء کو عید الفطر کے خطبہ میں حضور نے فرمایا :-

"حضرت صاحب کے زمانے میں
مَیں نے ۱۴۰۰ کارڈ چھپوائے تھے کہ
۱۴۰۰ آدمیوں کی جماعت ہو کر ہم حضرت
صاحب سے بیعت کریں گے اور اس
فضل سے حصّہ لیں گے جو جماعت سے
مختص ہے۔ خدا نے خلوصِ نیّت کو نوازا
اور ۱۴۰۰ سے کئی لاکھ اِس جماعت کو
بنا دیا۔ اَب ضرورت ہے اِس جماعت
میں اتفاق و اتحاد اور وحدت کی اور
وہ موقوف ہے خلیفہ کی فرمانبرداری
پر۔"

نیز فرمایا :-

"مَیں اِس سے بھی کھول کر تم کو سُنانا
چاہتا ہوں کہ کوئی قوم سوائے وحدت
کے نہیں بن سکتی بلکہ مَیں تو کہتا ہوں کہ
کوئی انسان سوائے وحدت کے انسان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں بن سکتا۔ کوئی محلہ سوائے وحدت
کے محلہ نہیں بن سکتا اور کوئی گاؤں
سوائے وحدت کے گاؤں نہیں بن
سکتا اور کوئی ملک سوائے وحدت
کے ملک نہیں بن سکتا اور کوئی سلطنت
سوائے وحدت کے سلطنت نہیں بن
سکتی۔ دیکھو میری آنکھ تو کہتی ہے کہ
یہ زہر ہے اَب ہاتھ کہے کہ مجھے آنکھ کی
پرواہ نہیں اور وہ اُٹھا کر وہ زہر کھا
لیتا ہے تو اِس کا نتیجہ ہلاکت ہے۔
اِسی طرح گھر کی بات ہے کہ اگر بچہ اپنے
مربّی، اپنے باپ، اپنی ماں کی بات نہیں
سُنتا تو اُس کی تعلیم و تربیت کا ستیاناس
ہو جائے۔ اِسی طرح محلہ، ملک اور
سلطنت کا حال ہے۔ اِھْدِنَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی تفسیر سے
مَیں نے مرزا صاحب سے سُنا ہے کہ
اِھْدِنَا میں نَا اِس بات کی طرف بھی
اشارہ کرتا ہے کہ سوائے جماعت کے
اللہ تعالیٰ سے بعض خاص فضل کوئی انسان
نہیں لے سکتا۔"

اِن اقتباسات میں جہاں جماعت کی وحدت اور
اُس کے اتحاد پر خوشی کا اظہار ہے اور اللہ تعالیٰ کے شکریہ
کی ادائیگی کا جذبہ موجزن ہے وہاں اتحاد اور وحدت کے
تسلسل کی بھی تلقین ہے۔ امام کو مربّی اور وحدت سے انحراف
کو زہر سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ
وحدت سے انحراف قوم و ملت کی زندگی کے لئے سمِ قاتل
کا حکم رکھتا ہے اور قومی اور ملی زندگی کو نقصان پہنچے تو
انفرادی زندگی کو سہارا کہاں سے ملے گا۔ گویا وحدت
سے انحراف نہ انفرادی طور پر مفید ہے اور نہ قومی طور
پر۔ اور جماعتوں میں وحدت کا قیام اور اس کے استحکام
کا تسلسل منحصر ہے افرادِ جماعت کی اپنے امام کی اطاعت
پر، اِسی لئے حضور نے گھر، گاؤں، ملک اور سلطنت کی
مثالوں سے یہ بات واضح کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔
اگرچہ قومی وحدت کی ضرورت تو قوم کی زندگی کے ہر
مرحلہ پر اہم ہے لیکن ابتداء ہی میں اس کے لئے بھرپور
کوششیں ازبس ضروری ہوتی ہیں۔ یہی زمانہ قومی زندگی
کے لئے بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے اور مضبوط عمارت
کے لئے مضبوط بنیادوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ حضرت
خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے
وصال کے روز ہی سے قومی وحدت کی تلقین شروع فرما
دی اور پھر مختلف مواقع پر مختلف طریقوں سے اور مختلف
پیرائیوں میں اِس امر کی اہمیت جماعت پر واضح فرماتے
رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ خیال کہ حضورؓ کی طبیعت میں ضد پیدا ہو گئی
تھی اور حضور کسی کی بات سُن نہ سکتے تھے ایک ظالمانہ خیال
تھا اور ان لوگوں کی طرف سے پیش کیا جاتا تھا جو اقتدار
کی ہوس رکھتے تھے اور جن کو وحدتِ قومی کی ایک ذرہ بھر
پرواہ نہ تھی۔ اگر کسی کو "ارتداد کی دھمکی" ملتی تھی (یہ ان
لوگوں کے اپنے الفاظ ہیں) تو یقیناً وہ وہی لوگ تھے جو

وحدتِ قومی کی حیثیت سے جماعت کے اندر کم تھے اور باہر زیادہ۔ بعد کے واقعات نے بھی بتا دیا کہ انکی نظریں باہر کی باتوں پر زیادہ تھیں اور اندر کی باتوں پر کم۔

انتخابِ خلافت سے قبل اور انتخاب کے وقت بھی حضور ساری جماعت کے نزدیک سب سے بڑے عالمِ دین، سب سے زیادہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے مخلص پَیرو اور ساری جماعت کے سب سے زیادہ ہمدرد تھے حتیٰ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے الفاظ میں :- "وہ ہر ایک امر میں میری اِس طرح پَیروی کرتا ہے جیسے نبض کی حرکت تنفّس کی حرکت کی پَیروی کرتی ہے۔"

اور :- "اعلیٰ درجہ کا صدیق دیا جو راستباز اور جلیل القدر فاضل ہے۔ اور باریک بین اور نکتہ رس۔ اللہ تعالیٰ کے لئے مجاہدہ کرنے والا اور کمال اخلاص سے اُس کے لئے ایسی اعلیٰ درجہ کی محبّت رکھنے والا ہے کہ کوئی محبّ اِس سے سبقت نہیں لے گیا۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام)

لیکن اِدھر خلافت کا انتخاب ہؤا اور اُدھر بعض لوگوں نے اپنی من مانی نہ کر سکنے کی وجہ سے ریشہ دوانیاں شروع کر دیں۔ خلافت پر بحث ہونے لگی۔ خلافت کے اختیارات کیا ہیں۔ خلیفہ کیا کر سکتا ہے اور کیا نہیں کر سکتا اُسے کس بات میں دخل دینے کا حق ہے اور کس بات میں دوسروں کے فیصلوں کا پابند ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی "الوصیّت" جو پہلے اِن لوگوں کے خیال میں یہ تقاضا کرتی تھی کہ کسی کو خلیفہ منتخب کیا جائے اور اِسی کے پیشِ نظر اوّل المہاجرین جو سب سے اَعْلَمْ اور اَتْقٰی اور حضرت امام علیہ السلام کے سب سے زیادہ مخلص اور قدیمی دوست تھے اُن کو خلیفہ منتخب کر لیا گیا۔ اب اُسی الوصیّت کا حوالہ دے کر خلافت کی مخالفت شروع ہو گئی چنانچہ حضور کو ایک خطبہ میں فرمانا پڑا :-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"سب سے پہلے آدم کے زمانے میں مسئلۂ خلافت پر بحث ہوئی۔ پھر داؤد کو خلیفہ بنایا گیا پھر نبی کریمؐ کے زمانہ میں یہی مسئلہ پیش آیا مگر خدا کا انتخاب غالب رہتا ہے۔ یہ عیب چینی کی راہ بہت ہی خطرناک ہے عیسائیوں نے اِس راہ پر قدم مارا نقصان اُٹھایا ایک نبی کی معصُومیّت کے ثبوت کے لئے سب کو گنہ گار قرار دیا۔ پھر آریہ نے یہی طریق اختیار کیا وہ بھی دوسرے مذاہب کو گالیاں دینا جانتے ہیں۔ پھر شیعہ ہیں وہ بھی خلفائے راشدین پر تبرّہ بھیجنے کے گناہ میں پڑ گئے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جنوری ۱۹۰۹ء)

خلافت کے انتخاب پر ابھی ایک سال بھی نہ گزرا تھا کہ حضور کو یہ خطبہ ارشاد فرمانا پڑا۔ جو اقتباس پڑھا گیا ہے اُس میں ایک خاص پَیرائے میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ خلافت کے قیام کے بعد اِس پر بحث کرنا عبث اور گناہ کا باعث ہے اور یہ کہ خلافت کے انتخاب کے

بعد اللہ تعالیٰ خود خلیفے کا حامی و ناصر ہو جاتا ہے اور
اِس انتخاب کو کامیاب کرواتا ہے لیکن ریشہ دوانیاں
جاری رہیں اور ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء کو عید الفطر کے خطبہ
میں حضور نے فرمایا:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت کے متعلق حضرت خلیفۃ اوّلؓ کی وضاحت

"ایک خلیفہ آدم تھا اس کی نسبت فرمایا
ہے اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً
اَب خود ہی اِس کے بارے میں ارشاد
ہے عَصٰی اٰدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی
لیکن جب فرشتوں نے کہا مَنْ یُّفْسِدُ
فِیْھَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ وَ
نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ
لَکَ تو ان کو ڈانٹ بتائی کہ تم کون
ہوتے ہو ایسا کہنے والے۔ پس
فَاسْجُدُوْا لِاٰدَمَ آدم کو سجدہ
کرو چنانچہ اُن کو ایسا کرنا پڑا۔ دیکھو
خود تو عاصی اور غوی تک کہہ لیا مگر
فرشتوں نے چوں کی تو اس کو ناپسند
فرمایا۔ مَیں نے کسی زمانے میں تحقیقات
کی ہے کہ نبی کے لئے لازم نہیں کہ اس
کے لئے پیشگوئی ہو اور خلیفہ کے لئے
تو بالکل ہی لازمی نہیں۔ دیکھو آدم،
پھر داؤد کے لئے کیا کیا، مشکلات
پیش آئے، مَیں اِس قسم کا قصہ گو واعظ
نہیں کہ تمہیں عجیب عجیب قصے اِن کے
متعلق سُناؤں مگر فَاسْتَغْفَرَ
رَبَّہٗ وَخَرَّ رَاکِعًا وَّ اَنَابَ
سے تو یہ پایا جاتا ہے کہ کچھ نہ کچھ تو تھا
جس کے لئے یہ الفاظ آئے۔ تیسرا
خلیفہ ابوبکر ہے اِس کے مقابلہ میں
شیعہ جو کچھ اعتراض کرتے ہیں وہ
اتنے ہیں کہ ۱۳۰۰ برس گزر گئے مگر
وہ اعتراض ختم ہونے میں نہیں آئے۔
ابھی ایک کتاب مَیں نے منگوائی ہے
جس کے ۴۰۰ صفحات میرے پاس
پہنچے ہیں اس میں صرف اتنی بات پر
بحث ہے کہ مولا علی رضی اللہ عنہ بہتر
ہے یا ابوبکرؓ۔ پھر شیعہ کہتے ہیں کہ
اِن کے متعلق نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم
نے کچھ پیشگوئی نہیں فرمائی۔ چوتھا خلیفہ
تم سب ہو چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا
ثُمَّ جَعَلْنٰکُمْ خَلٰٓئِفَ فِی
الْاَرْضِ اگلی قوموں کو ہلاک کر کے
تم کو ان کا خلیفہ بنا دیا۔ لِنَنْظُرَ
کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ اب دیکھتے ہیں
کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ چار کا ذکر تو
ہو چکا اَب مَیں تمہارا خلیفہ ہوں اگر
کوئی کہے کہ الوصیت میں حضرت صاحب
نے نورالدین کا ذکر نہیں کیا تو ہم کہتے ہیں

ایسا ہی آدم اور ابوبکر کا ذکر بھی پہلی
پیشگوئی میں نہیں حضرت صاحب
کی تصنیف میں معرفت کا ایک نکتہ ہے
وہ مَیں تمہیں کھول کر سُناتا ہوں جس کو
خلیفہ بنانا تھا اُس کا معاملہ تو خدا
کے سپرد کر دیا اور اِدھر ۱۴ اشخاص کو
فرمایا کہ تم بہیئتِ مجموعی خلیفۃ المسیح ہو
تمہارا فیصلہ قطعی ہے اور گورنمنٹ
کے نزدیک بھی وہی قطعی ہے۔ پھر اِن
چودہ کے چودہ کو باندھ کر ایک شخص
کے ہاتھ پر بیعت کرا دی کہ اِسے اپنا
خلیفہ مانو اور اِس طرح تمہیں اکٹھا
کر دیا۔ پھر نہ صرف چودہ کا بلکہ تمام
قوم کا میری خلافت پہ اجماع ہو گیا۔
اَب جو اجماع کا خلاف کرنے والا
ہے وہ خدا کا مخالف ہے چنانچہ
فرماتا ہے ومن یبتغ غیر
سبیل المؤمنین نولّہٖ
ما تولّٰی ونصلہٖ جھنّم
وساءت مصیرا۔
مَیں نے الوصیّت کو خوب پڑھا ہے
واقعی ۱۴ آدمیوں کو خلیفۃ المسیح قرار
دیا ہے اور ان کی کثرتِ رائے کے
فیصلہ کو قطعی فرمایا۔ اَب دیکھو کہ انہی
متّقیوں نے (جن کو حضرت صاحب
نے اپنی خلافت کے لئے منتخب فرمایا)
اپنی تقویٰ کی رائے سے، اپنی اجماعی
رائے سے، ایک شخص کو اپنا خلیفہ و
امیر مقرر کیا اور پھر نہ صرف خود بلکہ
ہزارہا لوگوں کو اُسی کشتی پر چڑھایا
جس پر خود سوار ہوئے، تو کیا خدا تعالیٰ
ساری قوم کا بیڑہ غرق کر دے گا۔ ہرگز
نہیں۔ پس تم کان کھول کر سُنو اگر اب
معاہدہ کے خلاف کرو گے تو اعقبھم
نفاقاً فی قلوبھم کے مصداق بنو گے
مَیں نے تمہیں یہ کیوں سُنایا اِس لئے کہ تم
میں بعض نافہم ہیں جو بار بار کمزوریاں دکھاتے
ہیں۔ مَیں نہیں سمجھتا کہ وہ مجھ سے بڑھ کر
جانتے ہیں۔

خدا نے جس کام پر مجھے مقرر کیا ہے
مَیں بڑے زور سے خدا کی قسم کھا کر کہتا
ہوں کہ اَب مَیں اِس کُرتے کو ہرگز نہیں
اُتار سکتا۔ اگر سارا جہان بھی اور تم بھی
میرے مخالف ہو جاؤ تو مَیں تمہاری بالکل
پرواہ نہیں کرتا اور نہ کروں گا۔ خدا
کے مامور کا وعدہ ہے اور اُس کا مشاہدہ
ہے کہ وہ اِس جماعت کو ہرگز ضائع نہیں
کرے گا۔ اُس کے عجائباتِ قدرت بہت
عجیب ہیں اور اُس کی نظر بہت وسیع ہے
تم معاہدۂ حق پورا کرو پھر دیکھو کس قدر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترقی کرتے ہو اور کیسے کامیاب ہوتے ہو
میرا ایک دوست مجھے کہتا تھا کہ تم آگوں
کو دباتے ہو بجھاتے نہیں۔ مَیں نے کہا
کہ جلد باز بھلا میرا وزیر ہو سکتا ہے؟
ہم نے آگوں کو دبا کر بھی بجھاتے دیکھا
ہے۔ میری ماں دیکھتے ہوئے کوئلے ایک
گڑھے میں ڈال کر بند کر دیتی تھی تھوڑی
دیر میں سب بجھ جاتے تھے۔ دیکھو پانی
کے لحاظ سے تو وہ وعظ کیا ہے اور
دبانے کے لئے کوشش میں ہوں ہم اور
تم سب مر جائیں گے۔ اگر کچھ تضاد ہم میں
باقی ہیں تو پچھلی قوموں میں تفرقہ پڑ جائیگا"
(خطبہ عید الفطر ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۹ء)

خطبہ کا خلاصہ

سلسلہ عالیہ احمدیہ میں خلافت کے قیام اور اسکے صحیح مقام کو سمجھنے کے لئے یہ خطبہ بہت بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں یکے بعد دیگرے جن باتوں کا ذکر ہے وہ یہ ہیں:-

(۱) خلافت کی مختلف قسمیں ہیں۔

(۲) خلیفہ کی اطاعت ضروری ہے حتّٰی کہ فرشتوں نے بھی اعتراض کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ڈانٹ بتائی اور کہا کہ تم اس کی اطاعت کرو۔

(۳) پیشگوئی تو بعض نبیوں کے متعلق بھی موجود نہ تھی پھر خلیفہ کے متعلق پیشگوئی کے کیا معنی۔

(۴) حضرت حکیم الامّت جماعت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ تھے اور اس کے لئے یہ ہرگز ضروری نہ تھا کہ الوصیت میں آپ کا نام (یعنی خلافت کے لئے) موجود ہوتا۔

(۵) بے شک الوصیت نے صدر انجمن کے اراکین کو بہیئتِ مجموعی خلیفہ کا لقب دیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان تمام اراکین سے یہ فیصلہ کروایا کہ وہ ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کریں گے اور اس طرح شخصی خلافت قائم ہو گئی۔

(۶) خلافت کے قیام کے بعد جو شخص اس کی مخالفت کرتا ہے وہ خدا کا مخالف ہے اور اس میں نفاق پایا جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۷) خلیفہ کبھی معزول نہیں ہو سکتا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرح حضور نے فرمایا اور خدا کی قسم کھا کر فرمایا کہ اب مَیں یہ کُرتہ ہرگز نہ اُتاروں گا۔

(۸) اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ یہ جماعت ترقی کرے گی اور اللہ تعالیٰ اسے ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ اسی سلسلہ میں حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے عجائبِ قدرت بہت عجیب ہیں۔ یہ در اصل اشارہ تھا اِس بات کی طرف کہ باوجود اس کے کہ حالات دگرگوں نظر آئیں اور بادی النظر میں ایسا دکھائی دے کہ ترقی کے امکانات کم ہیں یا بالکل مفقود ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کو پورا کرنے پر قادر ہے اور وہ ہمیشہ اپنے وعدہ کو پورا کرتا ہے۔

(۹) خلافت کی اطاعت سے تمام ترقیات وابستہ ہیں۔ اسی بات کو حضور نے دیگر کئی مواقع پر بھی کھول کھول کر بیان فرمایا کہ جماعت کی ترقی خلافت کی

اطاعت سے وابستہ ہے۔

(۱۰) فتنے کو فرو کرنے کے کئی طریق ہیں۔ خلیفۂ وقت جو طریق استعمال کرے اللہ تعالیٰ اسی میں برکت دے دیتا ہے اور خلافت ہی کے باعث لوگوں کے خوف کو امن میں تبدیل کر دیتا ہے۔

(۱۱) سب سے آخری بات جو اِس اقتباس سے ظاہر ہے وہ یہ ہے کہ وحدت کا قیام اِس لئے بھی ضروری ہے تا آئندہ نسلیں بھی متحد رہ سکیں اور اپنے اسلاف کی اِس خوبی کی وجہ سے اُنہیں دُعائیں دیں نہ یہ کہ اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی وجہ سے وہ اُنہیں بُرا بھلا کہیں۔

خلیفۂ وقت اور صدر انجمن احمدیہ

لیکن معترضین کو تو صرف اعتراض سے غرض ہوتی ہے۔ وہ نہ کوئی بات سمجھنا چاہتے ہیں اور نہ کچھ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اعتراض کرتے چلے جاتے ہیں۔ کبھی اِس پر اور کبھی اُس پر۔ خلافت پر اِس لئے اعتراض کہ ان کے خیال میں دراصل خلیفہ انجمن تھی۔ اور پھر انجمن پر اعتراض اِس لئے کہ وہ خلیفۂ وقت کا حکم کیوں مانتی ہے حالانکہ انجمن کے بعض اراکین ہی تو تھے جو خلافت پر اعتراض میں پیش پیش تھے۔

تئیس ۲۳ جون ۱۹۱۱ء کو جمعہ کے خطبہ میں حضورؓ نے فرمایا:۔

"ایسا ہی بعض لوگ صدر انجمن احمدیہ کے انتظامات پر اعتراض کرنے کے پیچھے پڑے رہتے ہیں سو تم سُن لو کہ میرے اور صدر انجمن کے تعلقات دوستانہ اور پیری مریدی کے رنگ میں ہیں میں اُن کا پیر ہوں اور وہ میرے مرید ہیں وہ محبت اور اخلاص کے ساتھ میرے فرمانبردار ہیں ہم اُن پر حکمران ہیں جو چاہیں منوا لیتے ہیں۔ جو لوگ اِس بارے میں بحث کرتے ہیں وہ اپنا وقت ضائع کرتے ہیں اُنہیں چاہیئے کہ اِن باتوں کو چھوڑ دیں کیونکہ اُن کے واسطے یہ بحث فائدہ مند نہیں بلکہ نقصان دینے والی ہے۔"

اور اِس میں کیا شک ہے کہ جو لوگ اِس بحث میں پڑے رہے وہ دامانِ خلافت کی برکات سے محروم ہو گئے۔ وقت گذرتا گیا اور ان کی محرومیاں بڑھتی گئیں۔ اِس خطبہ میں یہ بات بھی واضح طور پر بیان ہو گئی کہ صدر انجمن کی کچھ ہی اہمیت سہی اُس کے تعلقات خلیفۂ وقت کے ساتھ ایک مرید کے سے ہی ہونے چاہئیں اور اُنہیں اخلاص کے ساتھ خلیفۂ وقت کی فرمانبرداری کرنی چاہیئے اگر یہی بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی ہوتی تو معترضین یقیناً اِس پر صاد کرتے لیکن وہ یہ بھول گئے کہ وہ اِس بات کا عہد کر چکے ہیں کہ

"حضرت موصوف (یعنی حضرت خلیفہ اوّلؓ) کا فرمانا ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا تھا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس خلیفہ کا یہ کہنا کہ صدر انجمن کے اُس سے تعلقات پیری مریدی کے ہیں اِس حقیقت کا اظہار ہے کہ صدر انجمن کے فی الحقیقت خلیفۂ وقت سے پیری مریدی ہی کے تعلقات ہو سکتے ہیں اِس کے علاوہ کوئی اَور تصوّر ناقابلِ قبول ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسی ہی اطاعت کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے ایک لمبے عرصہ کے تجربہ کے بعد مولوی محمد علی صاحب مرحوم کو یہ کہنا پڑا تھا :-

"کوئی جہاد نظام کے بغیر نہیں ہو سکتا یہ ہے ہی ناممکن۔ اِس لئے ہمارا سب سے پہلا فرض ہے کہ نظام قائم کریں اور وہ وہی اصول ہے جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نظام کو قائم کیا۔ پھر کہتا ہوں کہ نظام کی بنیاد ایک ہی بات پر ہے کہ اسمعوا و اطیعوا سُنو اور اطاعت کرو۔ جب تک یہ رُوح نہ پیدا ہو جائے جب تک تمام افرادِ جماعت ایک آواز پر حرکت میں نہ آجائیں جب تک تمام اطاعت کی ایک سطح پر نہ آجائیں ترقی محال ہے۔"

"آپ (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اُس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اُس نے اللہ تعالےٰ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی اُس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اُس نے میری نافرمانی کی۔ یہ ہے وہ بلند اُصول جو آپ نے اتحادِ ملّی کے لئے قائم کیا اور جو نظام کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ غور کر کے دیکھ لیجئے اِس کے بغیر کوئی نظام رہ سکتا ہی نہیں۔ یہی اصول تھا جس نے حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور عثمانؓ کے زمانے میں مسلمانوں پر فتوحات کے دروازوں کو کھول دیا تھا۔"

(اخبار پیغام صلح ۲۷ فروری ۱۹۳۷ء)

یہی بات تھی جو حضرت خلیفہ اوّلؓ ابتداء ہی سے جماعت کے افراد کو سمجھانے کی کوشش فرما رہے تھے۔ بار بار حضور نے نہایت واضح الفاظ میں فرمایا کہ ترقی صرف اور صرف خلافت سے وابستہ ہے اور یہ امر اُن امور میں سے ہے جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے بعض فضل ایسے ہیں جو صرف اور صرف جماعت ہی کی صورت میں حاصل کئے جا سکتے ہیں لیکن اُس وقت اُن لوگوں کی سمجھ میں یہ بات نہ آئی۔ خلافت کی مخالفت کرتے رہے خلافت کے اختیارات پر قدغن لگاتے رہے۔ اور کبھی حضرت خلیفہ اوّل کے مُنہ کی لاج آئی تو کہہ دیا کہ ہم تو اگلے خلیفہ کے متعلق بات کرتے ہیں چنانچہ حضورؓ کو ۱۹۰۹ء کے خطبہ عید الفطر میں — جس کا پہلے ذکر کیا جا چکا ہے — یہ کہنا پڑا :-

"جلد بازی سے کوئی فقرہ مُنہ سے
نکالنا بہت آسان ہے مگر اُس کا
نگلنا بہت مشکل ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں
کہ ہم تمہاری نسبت نہیں بلکہ اگلے خلیفے
کے اختیارات کی نسبت بحث کرتے ہیں
مگر تمہیں کیا معلوم کہ وہ ابوبکر اور
مرزا صاحب سے بھی بڑھ کر آئے۔"

بحث ایک خلیفہ کے متعلق تھی یا دوسرے خلیفہ کے متعلق یہ سوال بے معنی ہے۔ خلیفہ خلیفہ ہے اور ذاتی وجاہت یا کامیابی کی کمی بیشی اس کے اصل اختیارات پر اثر انداز نہیں ہو سکتی۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک خلیفہ ایک بات کہنے کا مجاز ہو اور دوسرا خلیفہ وہی بات نہ کہہ سکتا ہو۔ ایک خلیفہ ایک فرد کو یا ایک انجمن کو کوئی حکم دے سکتا ہو اور دوسرا خلیفہ ایسا نہ کر سکتا ہو یہ بات بالکل لایعنی ہے۔ کیا پہلے تاریخ میں ایسی کوئی مثال موجود ہے۔ کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے تو سارے مسلمان مطیع تھے لیکن حضرت عمرؓ کے زمانے میں کوئی مسلمان اِس بات کے مجاز تھے کہ وہ چاہیں تو خلیفے کی بات مانیں اور چاہیں تو اسے ردّ کر دیں۔ کیا حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم میں سے کسی کے اختیارات کم اور کسی کے زیادہ تھے۔ اگر ایسا نہیں تھا تو کہنے والوں کا اس سے کیا مطلب تھا کہ

"ہم تمہاری نسبت نہیں بلکہ اگلے
خلیفے کے اختیارات کی نسبت بحث
کرتے ہیں۔"

ایک طرف تو یہ لوگ کہہ رہے تھے کہ اگلے خلیفہ کے اختیارات کے متعلق بات کرتے ہیں اور دوسری طرف وہ اپنی مرضی کا دوسرا خلیفہ بھی تجویز کرنے لگے تھے۔ کوئی کسی کا نام لیتا تھا اور کوئی کسی کا۔ جب حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کو اِس بات کا علم ہوا تو حضور نے خطبہ جمعہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۱۳ء میں فرمایا:۔

"مَیں تم سے کچھ نہیں چاہتا صرف
تمہاری بہتری چاہتا ہوں تمہیں نصیحت
کرتا ہوں کہ سوا امام کے ترقی نہیں ہوتی
انگریزوں کی چھوٹی چھوٹی مجلسوں کے
بھی پریذیڈنٹ ہوتے ہیں مسلمان آگاہ
رہے کہ سوا امام کے ترقی نہیں ہو سکتی۔
کسی نے کہا آجکل جہاد ہوتا ہے مَیں نے
کہا کہ نہیں ہوتا۔ جہاد یہ ہے کہ اُن کا
امام ہو اور وہ حکم دے اُس کے ماتحت
کام کریں۔ آج عام مسلمانوں میں کوئی امام
نہیں۔ نہ ایران نہ چین نہ مراکو نہ ترکی
نے ترقی کی۔ مَیں تم کو نصیحت کرتا ہوں
اللہ، رسُول، فرشتوں کو گواہ کر کے
تمہاری بھلائی کے لئے کہتا ہوں وہم بھی
نہ کرنا نہ کسی طمع و غرض کے لئے کہتا ہوں
ورنہ گنہگار ہو جاؤ گے۔ یہاں کے بعض
رہنے والے باہر کے آنے والوں کے کانوں
میں باتیں بھرتے ہیں کہ ہماری جماعت
میں اختلاف ہے۔ کوئی موجود خلیفہ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعد کسی کو تجویز کرتا ہے اور کوئی کسی کو۔
Digitized by Khilafat Library Rabwah
اِن بے حیاؤں کو شرم نہیں آتی کہ ایسی
باتیں کرتے ہیں۔ اِن کو کیا خبر ہے کون خلیفہ
ہوگا۔ ممکن ہے ہمارے بعد بہتر خلیفہ ہو
اور اللہ تعالیٰ اس کی کیسی تائید کرے جب
تم اِس قدر بے علم ہو تو ایسی ایسی باتیں
کیوں کرتے ہو۔ کیا تمہارا انتخاب کردہ
منتخب ہوگا۔ کیا موجودہ خلیفہ تمہارے
انتخاب سے خلیفہ ہوا ہے کہ وہ تمہارے
انتخاب سے ہوگا۔ یہ کام تمہارا نہیں خدا کا
کام خدا کے سپرد کرو یونہی نفاق ڈالنے
کے لئے کانوں میں کُر کُر کرتے ہو میں
اِس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم کو اس کا
وبال بھگتنا پڑے تم میں ایک امام ہے
اُس کا نام نورالدین ہے کیا تم اُس کی
حیاتی کے ذمہ وار ہو پیش از مرگ واویلا
کرتے ہو۔ اگر تم حیادار ہو تو ایسی باتیں
کبھی نہ کرو تم میں بدظنی ہے۔ خواجہ
کمال الدین منافقانہ کام نہیں کرتا صرف
اللہ تعالیٰ کے لئے کرتا ہے یہ میرا یقین
اُس کی نسبت ہے ہاں معلوم نہیں غلطیاں
کرسکتا ہے میں اس کے کاموں سے خوش
ہوں اس کے کاموں میں برکت ہے۔
اُس کی نسبت بدظنیاں پھیلانے والے
منافق ہیں میرے اور میاں صاحب کے
درمیان کوئی نقار نہیں جو ایسا کہتا ہے
وہ بھی منافق ہے وہ میرے بڑے فرمانبردار
ہیں اُنہوں نے مجھ کو فرمانبرداری کا بہتر سے
بہتر نمونہ دکھایا ہے وہ میرے سامنے اونچی
آواز بھی نہیں نکال سکتے اُنہوں نے
فرمانبرداری میں کمال کیا ہے میرے اور
اُن کے درمیان کوئی مخالفت نہیں میں نے
امام بننے کی کبھی خواہش تک نہیں کی اللہ تعالیٰ
نے تم سب کو گردنوں سے پکڑ کر میرے
آگے جُھکا دیا۔ دیر کی بات ہے میں نے
ایک رؤیا دیکھی تھی کہ میں کرشن بن گیا اس کا
نتیجہ اُس وقت میری سمجھ میں نہیں آتا تھا
یہ مطلب ہے ذالك بما عصوا و
كانوا يعتدون کا۔ پہلے انسان ادنیٰ
نافرمانی کرتا ہے پھر ترقی کرتا کرتا حد سے
بڑھ جاتا ہے تم میں سے بعض کہتے ہیں کہ
فتح محمد کو کمال الدین کی جاسوسی کے لئے
بھیجا ہے یہ لوگ بالکل جھوٹے ہیں۔ حد
سے مت بڑھو حد سے بڑھ جاؤ گے تو
ہماری آیتوں کے کافر بن جاؤ گے پھر نبیوں
کے قتل پر آمادہ ہو جاؤ گے۔ نہ تمہیں علم
ہے نہ تمہیں عقل ہے تم محتاج ہو ہم محتاج
ہیں جو فرمانبردار ہو گذرے ہیں وہ آئمہ کا
مقابلہ نہیں کرتے تھے۔ پہلے لوگوں میں یہ
بات نہیں پھیلاتے تھے اوّلاً امیر کو بات

پہنچاتے وہ اس میں سے نیک نتیجہ نکال
لیتا۔ اگر اللہ کا فضل نہ ہوتا تو تم میں سے
بہت سے شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہو کر
گمراہ ہو جاتے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۱۳ء)

اِس خطبہ سے یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ اگرچہ انتخاب بظاہر تو لوگ ہی کرتے ہیں لیکن درحقیقت یہ انتخاب اللہ تعالیٰ کا ہوتا ہے۔ یہ نہیں کہ لوگ انتخاب کرتے ہیں اور اُس انتخاب کو اللہ تعالیٰ قبول کر لیتا ہے اور اپنا انتخاب قرار دے دیتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ انتخاب کرتا ہے اور لوگوں کے دِلوں کو اُس کی طرف پھیر دیتا ہے۔ انتخاب اُسی کا ہوتا ہے لیکن کرواتا لوگوں سے ہے۔ اِس سلسلہ میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء (جلد ۱ صـ ۹) میں فرماتے ہیں:۔

آئت لیستخلفنّھم کے معنی یہ ہیں
کہ خدا تعالیٰ خلفاء کو مقرر فرماتا ہے جب
اصلاحِ عام کے لئے کسی خلیفہ کی ضرورت
سمجھتا ہے تو لوگوں کے دِلوں میں الہاماً
ڈال دیتا ہے کہ وہ ایسے شخص کو خلیفہ
منتخب کریں جسے خدا تعالیٰ خلیفہ بنانا
چاہتا ہے۔"

اِس سے صاف ظاہر ہے کہ خلیفہ در اصل اللہ تعالیٰ منتخب کرتا ہے اگرچہ بظاہر لوگ اِس انتخاب میں حصہ لیتے ہیں

اِس بات پر زور دینے کے لئے حضرت خلیفۃ اوّل رضی اللہ عنہ نے جماعت سے کئی دفعہ خطاب فرمایا اور بار بار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور مختلف پیرائیوں میں اِس بات کو واضح کرنے کی بھرپور کوشش کی کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے۔ لوگوں کو اِس غلط فہمی میں نہیں رہنا چاہیئے کہ چونکہ بظاہر انہوں نے کہا تھا کہ ہم اِس شخص کو خلیفہ مانتے ہیں اِس لئے انہوں نے ہی منتخب کیا ہے۔ حضور نے قرآن کریم کی آیات کو پیش فرمایا۔ حضور نے تاریخ سے مثالیں دیں۔ حضور نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلفاءِ راشدین کا ذکر فرمایا۔ غرضیکہ ہر رنگ میں یہ بات سمجھانے کی کوشش کی کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور جسے خدا خلیفہ بناتا ہے اسے غالب کرتا ہے۔ ۱۲ ستمبر ۱۹۱۳ء کو خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"دُنیا میں خلیفے پیدا ہوئے، ہوتے ہیں
اور ہوتے رہیں گے۔ چار قسم کے آدمیوں
پر تصریح کی ہے جنابِ الٰہی نے ایک
حضرت آدم کو فرمایا
انّی جاعلٌ فی الارض خلیفہ
یعنی ہم نے آدم کو زمین میں خلیفہ بنایا۔
ایک حضرت داؤد کو فرمایا
یا داؤد انا جعلناک خلیفۃً
فی الارض۔
اے داؤد ہم نے تجھے خلیفہ بنایا۔
ایک سارے آدمیوں کو خلیفہ کا لقب دیا
ثُمّ جعلنکم خلائف فی الارض
من بعدھم لننظر کیف تعملون
ہر انسان کو فرماتا ہے تم کو خلیفہ بنایا اور
ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارے اعمال کیسے ہیں

— سو کسی قسم کا خلیفہ ہو اُس کا بنانا جنابِ
الٰہی کا کام ہے۔ آدم کو بنایا تو اُس نے
— داؤد کو بنایا تو اُس نے — ہم سب کو
بنایا تو اُس نے — پھر حضرت نبی کریم صلے
اللہ علیہ وسلم کے جانشینوں کو ارشاد ہوتا
ہے وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم
وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنّھم
فی الارض کما استخلف الذین
من قبلھم ولیمکنّن لھم دینھم
الذی ارتضٰی لھم ولیبدلنّھم
من بعد خوفھم امنا۔ جو مومنوں
میں سے خلیفہ ہوتے ہیں اُن کو بھی اللہ ہی
بناتا ہے۔ اُن کو خوف پیش آتا ہے مگر
خدا تعالیٰ اُن کو تمکنت عطا کرتا ہے۔
جب کسی قسم کی بدامنی پھیلے تو اللہ اُنکے
لئے امن کی راہیں نکال دیتا ہے۔ جو
اُن کا مُنکر ہو اس کی پہچان یہ ہے کہ
اعمالِ صالحہ میں کمی ہوتی چلی جاتی ہے
اور وہ دینی کاموں سے رہ جاتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۳ ستمبر ۱۹۱۳ء)

اِس وقت تک بات بہت بڑھ چکی تھی۔ حضرت
خلیفۃ اوّلؓ نے اِس سے سال سوا سال قبل بھی ایک
تقریر فرمائی تھی۔ یہ تقریر لاہور میں کی گئی تھی اور اِس میں
منتخدد اعتراضات کے جواب دئے گئے تھے۔ تقریر کرنے
کا اصل باعث ہی غالباً یہ تھا کہ کسی نے کہا تھا کہ خلافت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے متعلق بڑا اختلاف ہے۔ حق کسی کا تھا اور دی گئی کسی کو۔
حضور نے اِس کے جواب میں فرمایا کہ

"کسی رافضی کو جا کر کہہ دو کہ علی کا
حق تھا ابوبکر نے لے لیا"

حضور نے اِس قسم کی بحثوں کو بے فائدہ بتایا اور
فرمایا کہ ان بحثوں سے کسی کو کوئی اخلاقی یا روحانی فائدہ
نہ ہو سکتا تھا۔ حضور کے اپنے الفاظ میں

"جس کو خدا تعالیٰ نے چاہا خلیفہ بنا
دیا اور تمہاری گردنیں اُس کے سامنے
جُھکا دیں۔ خدا تعالیٰ کے اِس فعل کے
بعد بھی تم اُس پر اعتراض کرو تو سخت
حماقت ہے۔ مَیں نے تمہیں بارہا کہا
ہے اور قرآن مجید سے دکھایا ہے کہ
خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں بلکہ
خدا تعالیٰ کا کام ہے۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا انّی جاعلٌ
فی الارض خلیفہ — اس خلافتِ
آدم پر فرشتوں نے اعتراض کیا کہ حضور
وہ مفسد فی الارض اور مسفک الدّم
ہوگا۔ مگر انہوں نے اعتراض کر کے کیا پھل
پایا؟ تم قرآن مجید میں پڑھ لو کہ آخر انہیں
آدم کے لئے سجدہ کرنا پڑا۔ پس اگر کوئی
مُجھ پر اعتراض کرے اور وہ اعتراض
کرنے والا فرشتہ بھی ہو تو مَیں اُسے
کہہ دوں گا کہ آدم کی خلافت کے

سامنے مسجود ہو جاؤ تو بہتر ہے اور
اگر وہ ابیٰ اور استکبار کو اپنا شعار
بنا کر ابلیس بنتا ہے تو پھر یاد رکھے کہ
ابلیس کو آدم کی مخالفت نے کیا پھل
دیا۔ مَیں پھر کہتا ہوں کہ اگر کوئی فرشتہ
بن کر بھی میری خلافت پر اعتراض کرتا
ہے تو سعادت مند فطرت اُسے
اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ کی طرف لے آئے گی
اور ابلیس ہے تو اس دربار سے نکل
جائے گا۔"

جہاں حضور تقریر فرما رہے تھے اُس جگہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یہ وہ مسجد ہے جس نے میرے دل کو خوش کیا۔ اس کے بانیوں اور امداد کنندوں کے لئے مَیں نے بہت دعا کی ہے اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ میری دعائیں عرش تک پہنچی ہیں۔ پس اِس مسجد میں کھڑے ہو کر جس نے مجھے بہت خوش کیا اور اِس شہر میں آکر اِس مسجد ہی میں آنے سے خوشی ہوتی ہے مَیں اِس کو ظاہر کرتا ہوں کہ جس طرح پر آدم، داؤد اور ابوبکر و عمر کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا اُسی طرح اللہ تعالیٰ ہی نے مجھے خلیفہ بنایا ہے۔"

حضور کی تقریر کے اِس حصّے سے دو باتیں واضح طور پر سامنے آتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ اگرچہ خلافت کئی قسم کی ہے لیکن خلافت ہونے کے لحاظ سے سب ایک جیسی ہیں اور ان سب کا بنانے والا خدا ہے۔ خلافت حضرت آدم کی ہو یا حضرت داؤد کی ہو۔ حضرت ابوبکرؓ کی ہو یا حضرت حکیم الامت نورالدینؓ کی۔ یہ سب خدا ہی کے بنائے ہوئے خلیفے تھے۔ اور ان میں سے کسی پر بھی اعتراض جائز نہیں چاہے اعتراض کرنے والا فرشتہ ہی کیوں نہ ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلیفہ خدا بناتا ہے

چونکہ ایک رنگ میں یہ بات کہی جا چکی تھی کہ انجمن کے چودہ ممبروں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کو خلیفہ مان لیا اِس لئے امکان تھا کہ کسی کو یہ غلطی لگے کہ انجمن خلیفہ مقرر کر سکتی ہے اِس لئے اِس لاہور والی تقریر میں حضور نے اِس بات کی بھی وضاحت فرما دی۔ اِس سلسلہ میں فرمایا:۔

"اگر کوئی کہے کہ انجمن نے خلیفہ بنایا ہے تو وہ جھوٹا ہے اِس قسم کے خیالات ہلاکت کی حد تک پہنچاتے ہیں تم اِن سے بچو۔ پھر سُن لو کہ مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا ہے اور نہ ہی مَیں کسی انجمن کو اِس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے۔ پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے بنایا اور نہ مَیں اِس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں اور اِس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں اور نہ اَب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اِس خلافت کی ردا کو

مجھ سے چھین لے۔"

نیز:- "مرزا صاحب کی وفات کے بعد جو کچھ کیا خدا تعالیٰ نے کیا میرے وہم و خیال میں بھی یہ بات نہ تھی مگر خدا تعالیٰ کی مشیت نے چاہا اور اپنے مصالح سے چاہا۔ مجھے تمہارا امام و خلیفہ بنا دیا اور جو تمہارے خیال میں حقدار تھے اُن کو بھی میرے سامنے جھکا دیا اب تم اعتراض کرنے والے کون ہو اگر اعتراض ہے تو جاؤ خدا پر اعتراض کرو مگر اس گستاخی اور بے ادبی کے وبال سے بھی آگاہ رہو۔ جو سنتا ہے وہ سُن لے اور خوب سُن لے اور جو نہیں سُنتا اس کو سُننے والے پہنچا دیں کہ یہ اعتراض کرنا کہ خلافت حقدار کو نہیں پہنچی رافضیوں کا عقیدہ ہے اس سے توبہ کر لو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے جس کو حقدار سمجھا خلیفہ بنا دیا جو اُسکی مخالفت کرتا ہے وہ جھوٹا اور فاسق ہے فرشتے بن کر اطاعت اور فرمانبرداری کرو ابلیس نہ بنو۔ جیسا کہ ابھی مَیں نے کہا یہ رفض کا شُبہ ہے جو خلافت کی بحث تم چھیڑتے ہو۔ یہ تو خدا سے شکوہ کرنا چاہیئے کہ بھیرہ کا رہنے والا خلیفہ ہو گیا کوئی کہتا ہے خلیفہ کرتا ہی کیا ہے لڑکوں کو پڑھاتا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ کتابوں کا عشق ہے اسی میں مبتلا رہتا ہے۔ ہزار نالائقیاں مجھ پر تھوپو مجھ پر نہیں خدا پر لگیں گی جس نے مجھے خلیفہ بنایا۔ یہ لوگ ایسے ہی ہیں جیسے رافضی ہیں جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر اعتراض کرتے ہیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض دوستوں نے کہا کہ لاہور کے لوگ خلافت کے کام میں روک ڈال رہے ہیں۔ بات اپنی جگہ درست تھی لیکن اس کا مطلب یہ نہ تھا کہ روک واقعی پڑ سکتی ہے۔ خلافت کا کام تو خدا کا کام ہے اس میں کون روک ڈال سکتا ہے۔ حضور نے اس کا جواب اسی زاویے سے دیا کہ خدا کے کام میں فی الحقیقت کوئی روک نہیں ڈال سکتا۔ حضور نے فرمایا:

"آدم اور داؤد کا خلیفہ ہونا مَیں نے پہلے بیان کیا اور پھر اپنی سرکار کے خلیفہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا اور یہ بھی بتایا کہ جس طرح ابوبکر اور عمر خلیفہ ہوئے رضی اللہ عنہما۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ نے مجھے مرزا صاحب کے بعد خلیفہ بنایا۔ اب اَور سُنو

انّا جعلناکم خلائف فی الارض

تم سب کو بھی زمین میں اللہ تعالیٰ نے ہی خلیفہ کیا۔ یہ خلافت اَور رنگ کی ہے پس جب خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے تو کسی اَور کی کیا طاقت ہے کہ اُس کے کام میں روک ڈالے۔ مَیں

باوجود اس بیماری کے جو مجھے کھڑا ہونا
تکلیف دیتا ہے اس موقع کو دیکھ کر
سمجھاتا ہوں کہ خلافت کیسری کی دکان
کا سودا نہیں تم اِس بکھیڑے سے
کچھ فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ نہ تم کو کسی
نے خلیفہ بنانا ہے اور نہ میری زندگی میں
کوئی اَور بن سکتا ہے۔ مَیں جب مَر جاؤں گا
تو پھر وہی کھڑا ہو گا جس کو خدا چاہے گا
اور خدا اُس کو آپ کھڑا کر دے گا۔
تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں تم
خلافت کا نام نہ لو مجھے خدا نے خلیفہ بنا
دیا ہے اور اَب نہ تمہارے کہنے سے
معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت
ہے کہ معزول کرے۔ اگر تم زیادہ زور
دو گے تو یاد رکھو کہ میرے پاس ایسے
خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مرتدوں کی طرح
سزا دیں گے۔ دیکھو میری دعائیں عرش
میں بھی سُنی جاتی ہیں۔ میرا مولا میرے کام
میری دعا سے بھی پہلے کر دیتا ہے۔ میرے
ساتھ لڑائی کرنا خدا سے لڑائی کرنا ہے
تم ایسی باتوں کو چھوڑ دو اور توبہ کر لو۔
تھوڑے دن صبر کرو پھر جو پیچھے آئے گا
اللہ تعالیٰ جیسا چاہے گا وہ تم سے معاملہ
کرے گا۔"

حضور رضی اللہ عنہ کی تقریروں کے اِن اقتباسات سے جو باتیں واضح طور پر سامنے آتی ہیں وہ یہ ہیں کہ حضور نے اِس خیال کی کہ انجمن کسی کو خلیفہ بنا سکتی ہے بڑے شدّ و مدّ سے تردید فرمائی اور حضور نے اِس قدر غم و غصّہ کا اظہار فرمایا کہ حضور کی طبیعت کو جاننے والے خوب سمجھ سکتے تھے کہ حضور نے انتہائی سخت الفاظ استعمال فرمائے اور ساتھ ہی پُوری تحدّی کے ساتھ فرمایا کہ اَب اِس خلافت کو حضور سے کوئی شخص چھین نہیں سکتا۔ گویا کہ عزلِ خلیفہ کے متعلق بھی حضور نے صاف صاف الفاظ میں فرما دیا کہ یہ ناممکنات میں سے ہے۔

حضور نے پھر اِس بات کا اعادہ فرمایا کہ حضور کو اللہ تعالیٰ ہی نے خلیفہ بنایا تھا اور یہ بات بھی کھُل کر سامنے آ گئی کہ بعض لوگ انتخابِ خلافت سے پہلے ہی بعض لوگوں کو اِس عہدۂ جلیلہ کے لئے اپنے ذہنوں میں نامزد کئے ہوئے تھے اور اِن نامزدگیوں کا اِدھر اُدھر ذکر بھی کرتے رہتے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب یہ بات مان لی جائے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے تو اِس کے ساتھ ہی یہ بات بھی سمجھ میں آ جانی چاہیئے کہ خلیفہ پر اعتراض کرنا تو گویا خدا پر اعتراض کرنا ہے کہ کس قسم کے شخص کو خلیفہ بنا دیا۔ اور اگر کوئی شخص ہٹ دھرمی اور بے اَدبی سے خلیفہ پر ہی اعتراض کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُسے اِس بات کی سزا ضرور ملتی ہے۔ حضور نے اپنے بعد کی خلافت کا بھی ذکر فرمایا اور واضح طور پر بیان کیا کہ اُسے بھی خدا ہی خلیفہ بنائے گا۔

دراصل جو لوگ حضور کی خلافت پر اعتراض کرتے تھے وہ دل سے یہ چاہتے تھے کہ اپنی من مانی کر سکیں اور کسی کی اطاعت نہ کرنی پڑی۔ خلافتِ ثانیہ میں غیر مبائعین

نے اپنے پہلے ہی اجلاس میں جو ریزولیوشن پاس کیا وہ اسکی واضح دلیل ہے۔ اس میں یہ بات قرارداد کے طور پر منظور ہوئی کہ:-

"صاحبزادہ (حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد) صاحب کے انتخاب کو اِس حد تک ہم جائز سمجھتے ہیں کہ وہ غیر احمدیوں سے احمد کے نام پر بیعت لیں یعنی اپنے سلسلہ احمدیہ میں ان کو داخل کریں لیکن احمدیوں سے دوبارہ بیعت لینے کی ہم ضرورت نہیں سمجھتے اِس حیثیت میں ہم انہیں امیر تسلیم کرنے کو تیار ہیں لیکن اِس کے لئے بیعت کی ضرورت نہ ہوگی اور نہ ہی امیر اِس بات کا مجاز ہوگا کہ جو حقوق و اختیارات صدر انجمن احمدیہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے دئے ہیں اور اُس کو اپنا جانشین قرار دیا ہے اُس میں کسی قسم کی دست اندازی کرے۔"

(پیغام صلح ۲۴ مارچ ۱۹۱۴ء)

یہ لوگ جانتے تھے کہ بیعت کرنے کے بعد وہ من مانی نہ کر سکیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام بیعت کے متعلق فرما چکے تھے:-

"بیعت سے مراد وہ بیعت نہیں جو صرف زبان سے ہوتی ہے اور دِل اُس سے غافل بلکہ روگردان ہے۔ بیعت کے معنے بیچ دینے کے ہیں پس جو شخص درحقیقت اپنی جان اور مال اور آبرو کو اِس راہ میں بیچتا نہیں مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ خدا کے نزدیک بیعت میں داخل نہیں۔"

(براہین احمدیہ حصّہ پنجم صـ۸۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیز حضور نے فرمایا:-

"بیعت کا لفظ بیع سے مشتق ہے اور بیع اُس باہمی رضامندی کے معاملہ کو کہتے ہیں جس میں ایک چیز دوسری چیز کے عوض میں دی جاتی ہے سو بیعت سے یہ غرض ہے کہ بیعت کرنے والا اپنے نفس کو مع اِس کے تمام لوازم کے ایک رہبر کے ہاتھ میں اِس غرض سے بیچے کہ تا اِس کے عوض میں وہ معارفِ حقّہ اور برکاتِ کاملہ حاصل کرے جو موجبِ معرفت اور نجات اور رضامندیٔ باری تعالیٰ ہوں۔ اِس سے ظاہر ہے کہ بیعت سے صرف توبہ منظور نہیں کیونکہ ایسی توبہ تو انسان بطور خود بھی کر سکتا ہے بلکہ وہ معارف اور برکات اور نشان مقصود ہیں جو حقیقی توبہ کی طرف کھینچتے ہیں۔ بیعت سے اصل مدعا یہ ہے کہ اپنے نفس کو اپنے رہبر کی غلامی میں دے کر وہ علم اور معارف اور برکات اِس کے عوض میں لے جن سے

ایمان قوی ہو اور معرفت بڑھے اور
خدا سے صاف تعلق پیدا ہو۔"

(ضرورۃ الامام صـ۲۷)

ایسی بیعت کرکے انسان پھر بھلا اپنی مرضی کو رہبر کی مرضی پر کس طرح فوقیت دے سکتا ہے۔

خلاصہ

مَیں نے اپنی اِس مختصر سی تقریر میں حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ، کی مختلف تقاریر اور خطباتِ جمعہ کے جو اقتباسات پیش کئے ہیں ان سے میرے خیال میں خلافت کا جو مقام متعیّن ہوتا ہے اسے بدیں الفاظ پیش کیا جاسکتا ہے:۔

۱۔ خلیفہ خدا بناتا ہے (اور حضور کو بھی خدا ہی نے خلیفہ بنایا تھا)۔

۲۔ خلیفہ کے لئے پہلے سے کسی پیشگوئی کا ہونا ضروری نہیں۔

۳۔ خلیفہ کی مدد خدا خود کرتا ہے۔

۴۔ خلیفہ پر اعتراض گویا خدا پر اعتراض ہے کہ کیسا خلیفہ بنا دیا۔

۵۔ خلیفہ معزول نہیں ہو سکتا۔

۶۔ قومی وحدت ازبس ضروری ہے اور قومی وحدت کا واحد ذریعہ خلیفہ ہی ہے۔

۷۔ تمام تر ترقیات خلیفہ سے وابستہ ہیں۔

۸۔ جماعت کے ہر فرد اور ہر ادارہ کا خلیفہ سے تعلق مریدانہ ہوتا ہے اِس لئے اطاعت لازمی ہے۔

۹۔ خلیفہ کی اطاعت سے سرکشی کرنے والے منافق اور فاسق بن جاتے ہیں۔

۱۰۔ خلیفہ رسُول کا جانشین ہوتا ہے اور اُس کی اطاعت اُسی طرح کرنی چاہیئے جس طرح رسُول کی۔

یہ ہے خلافت کا مقام جو حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی تحریروں اور تقریروں سے ثابت ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ نے نہ صرف اس مقام کو برقرار رکھنے کے لئے ہر سعی فرمائی بلکہ ہر لحظہ اور ہر آن جماعت کو اِس بات کے لئے تیار کیا کہ وہ اس مقام کو سمجھے اور اس کی قدر کرے۔ اپنے جانشین کے متعلق فرمایا:۔

"میرا جانشین متّقی ہو۔ ہر دلعزیز عالم باعمل، حضرت صاحب کے پُرانے اور نئے احباب سے سلوکِ چشم پوشی درگذر کو کام میں لاوے۔ مَیں سب کا خیر خواہ تھا وہ بھی خیر خواہ رہے۔ قرآن و حدیث کا درس جاری رہے۔"

حضور کا یہ فرمان نہ صرف اِس بات کی نشان دہی کرتا ہے کہ حضور کا جانشین کیسا ہو بلکہ اِس بات کی طرف بھی توجّہ مبذول کراتا ہے کہ خلافت تسلسل کے ساتھ جاری رہے گی۔

اِس خلافت کی حفاظت ہمارا فرض ہے۔ ۱۹۵۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ، نے جماعت سے اِن الفاظ میں عہد لیا تھا:۔

"ہم نظامِ خلافت کی حفاظت اور

اُس کے استحکام کے لئے آخر دم تک
جدّوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد
در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ
رہنے اور اُس کی برکات سے مستفیض
ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تا کہ
قیامت تک خلافتِ احمدیہ محفوظ
چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ
کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے
اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا
جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا
لہرانے لگے۔"

آئیے آج پھر ہم اِس عہد کو دُہرائیں اور یہ بھی عہد کریں کہ اِس مُبارک عہد کو انتہائی ذمّہ داری کے ساتھ ہمیشہ دُہراتے رہیں گے اور اس پر عمل پیرا ہو کر خلافتِ احمدیہ کی ہر ممکن طریق سے حفاظت کرتے رہیں گے اور ہماری سب سے بڑی خوشی اِسی میں مضمر ہو گی کہ ہم اسلام کے جھنڈے کو دُنیا کے تمام جھنڈوں سے اُونچا لہراتے دیکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اے خدا تُو ایسا ہی کر۔ اے خدا تُو ایسا ہی کر۔
اے خدا تُو ہمیں اور ہماری اولاد در اولاد کو اِس بات کی توفیق دیجو کہ تیری دی ہوئی توفیق کے بغیر کچھ بھی ممکن نہیں ہے۔ اٰمین اللّٰھمّ اٰمین

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ
ربّ العٰلمین

تبصرہ

عکسی قرآن مجید مترجم طرز جدید

شائع کردہ:۔ ابوظفر عبدالرحمٰن ابنِ احمد۔ رحمانیہ منزل بلاک جی ڈیرہ غازی خاں

اِس وقت دو جلدیں۔ پہلے پارے سے پانچویں پارے تک اور چھٹے پارے سے دسویں پارے تک۔ ہمارے سامنے ہیں۔ کتابت جلی ہے اور کاغذ سفید ہونے کی وجہ سے پڑھنے میں کوئی دقّت پیش نہیں آتی۔ پڑھنے والا چاہے بچّہ ہو یا بڑی عمر کا ناخواندہ ٹائیٹل خوبصورت ہے۔ پانچ پارے کارڈ بورڈ کی جلد کے ساتھ بارہ روپے میں اور پارچہ کی جلد کے ساتھ پندرہ روپے۔ فی پارہ دو روپے۔

کتابت دوہری کی گئی ہے یعنی ایک سطر کے نیچے لفظ بہ لفظ ترجمہ اور دوسری سطر کے نیچے بامحاورہ ترجمہ۔ اِس سے پہلے عام ترجمے جو ملتے ہیں وہ یا تو صرف لفظی ہیں یا صرف بامحاورہ۔ صرف لفظی ترجمہ پڑھنے سے معنے ہی سمجھ میں نہیں آتے اور بامحاورہ ترجمہ پڑھنے سے یہ نہیں پتہ چلتا کہ کس لفظ کا کیا ترجمہ ہے۔ اِس مشکل کو حل کرنے کے لئے اِس نئی طرز پر یہ پارے شائع کئے گئے ہیں۔

ایک احتیاط کی طرف ہم توجہ دلانا چاہتے ہیں اور وہ یہ کہ لفظی ترجمہ کو بامحاورہ کرتے وقت اِس بات کا خیال رکھا جانا ضروری ہے کہ بلاوجہ ایسی تبدیلی نہ ہو کہ لفظی ترجمہ یاد کرنے والے یہ سمجھ ہی نہ سکیں کہ بامحاورہ میں یہ لفظ کہاں سے آگیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرما

جو ہاتھ ہم پہ اُٹھے گا وہ ٹوٹ جائے گا
زباں جو ہم پہ کھلے گی رہے گی کٹ کے نسیم

افق افق پہ اگر غم کی بدلیاں ہیں تو کیا
گھٹا بھی ہو گی تو اِک دن رہے گی چھٹ کے نسیم

جو اہلِ جور ہیں وہ غور سے سُنیں یہ بات
ستم کی عُمر یقیناً رہے گی گھٹ کے نسیم

اذیّتوں کے عَلَم ہوں گے سرنگوں لاریب
وفا کی رُوح ہمیشہ رہے گی ڈٹ کے نسیم

ہماری قوّتِ ایمان مجتمع ہو گی
ہمارے غیر کی طاقت رہے گی بٹ کے نسیم

پنپ سکی ہے نہ پنپے گی آج بُوالہبی
ہر ایک شعلے کی گرمی رہے گی گھٹ کے نسیم

بدل بدل کے لباس آ رہا ہے دشمنِ دیں
نقابِ رُوئے ریا تو رہے گی ہٹ کے نسیم

خُدا کو ہم نے ہر اِک حال میں پکارا ہے
خُدا کا شُکر ہمارا خُدا سہارا ہے

نسیم سیفی

تبصرہ

مجلّہ

بتقریب جشنِ پنجاہ سالہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

یہ مجلّہ حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی کی نگرانی میں محترمہ سیّدہ نسیم سعید صاحبہ ایم۔اے نے ترتیب دیا ہے۔ لجنہ اماء اللہ مستحق مبارکباد ہے کہ اپنی پچاس سالہ تاریخ کا ایک اتنا حسین مرقّع پیش کر دیا ہے جو بذاتِ خود تاریخ کا ایک اہم باب بننے کی اہلیّت رکھتا ہے۔

اِس مجلّہ میں لجنہ اماء اللہ کے پس منظر اس کے قیام اور پچاس سالہ مساعی کے مختصر خاکہ کے علاوہ بعض امتیازی خصوصیّت کی حامل لجنات اور بعض اہم شخصیات کا ذکر بھی موجود ہے۔ لجنہ کی مساعی کے سلسلہ میں خواتین کے ادا کردہ چندہ سے مساجد کی تعمیر کو خاص اہمیّت حاصل ہے اور اس کا ذکر بھی نمایاں طور پر کیا گیا ہے۔

ایک فعّال تنظیم کی پچاس سالہ تاریخ کا ذکر اختصار سے بھی کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہے مجلّہ کے صفحات تو بہرحال بہت ہی محدود ہیں لیکن ان محدود صفحات میں بھی جو کچھ آگیا ہے وہ ان امور کی طرف نظر نہیں اٹھنے دیتا جو اس میں شامل ہونے سے رہ گیا ہے۔

قارئین کے دل یقیناً حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی اور محترمہ سیّدہ نسیم سعید صاحبہ کیلئے تشکر کے جذبات سے معمور ہو جائیں گے۔ ہماری اپنی کیفیت تو یہی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اس مجلّہ کی اشاعت کو ہر رنگ میں بابرکت کرے اور اس کی ترتیب، طباعت اور

دینی اور قومی اشعار کے مجموعے

نورِ فطرت

قیمت ——— ایک روپیہ

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب دیباچہ میں فرماتے ہیں: "نورِ فطرت جو سلسلہ احمدیہ کے نامور شاعر جناب نسیم سیفی کی نظموں کا مجموعہ ہے اس پر نظر کرنے سے دل پکار اٹھتا ہے کہ اس میں حضرت حسانؓ کی شاعری کا رنگ جھلک رہا ہے۔ پاکیزہ الفاظ میں اور بہترین دلربا انداز میں حقائق کو ایک سلک میں پرو دیا گیا ہے۔"

تلاشِ مسلسل

قیمت ——— ایک روپیہ

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب فرماتے ہیں "جماعتِ احمدیہ کی دینی جدّوجہد اور عالمگیر قلمی اور لسانی اور مالی اور جانی جہاد میں بڑے خلوص کے ساتھ حصّہ لینے والا یہ مجاہد شاعر جب روحانی مجاہدوں اور حق و باطل کی پیکار کا ذکر کرتا ہے تو فرضی قصّوں کا شاعرانہ بیان نہیں بلکہ واردات اور مشاہدات ہی کو شعروں کے لباس میں پیش کرتا ہے۔"

تشنہ لب

قیمت ——— پچاس پیسے

قطعات کا مجموعہ

ملنے کا پتہ

سیفی برادرز رحمت منزل، دارالرحمت وسطی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مفید اور مؤثر دوائیں!

نُور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کے لئے مفید ترین جڑی بُوٹیوں کا جوہر، آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بچّوں، عورتوں اور مردوں سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

تریاقِ اٹھرا

اسقاطِ حمل، بچّوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا یا کمزور رہنے کے لئے مفید عام گولیاں۔

قیمت مکمّل کورس پندرہ روپے

نُورِ نظر

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بہترین تجویز۔ قیمت مکمّل کورس پچّیس روپے۔

سُرمہ خورشید

دُھند، غبار، خارش، کُکرے، موتیابند اور دیگر امراضِ چشم کے لئے اکسیر اور لاجواب۔ قیمت ۷۵ پیسے۔

خورشید یونانی دواخانہ ربوہ

فون نمبر ۴۳۸

تحریکِ جدید کے ذریعہ احمدیّت اکنافِ عالم میں پہنچی

اور احمدیت کے طفیل

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے مبارک نسخہ جات

شرق و غرب تک پہنچے

بہ توفیقِ الٰہی یہ سعادت ہم نے بھی پائی کہ مسیحاءِ زمانہ کے خلیفۂ اوّلؓ کے علم و حکمت سے دُنیا کی دُکھی مخلوق کی خدمت کر سکے۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

سنہ ۱۹۱۱ سے آپ سب کی خدمت میں حاضر

حکیم نظام جان اینڈ سنز

گوجرانوالہ و ربوہ

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کے لئے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور فون نمبر ۵۲۶۲۳

سرزمینِ قادیان کا اوّلین دواخانہ
جسے سنہ ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

دوائی خاص
زنانہ امراض کا واحد علاج
دو اونس کی قیمت چھ روپے

قدیمی ..... اوّلین ..... شہرۂ آفاق
حبِّ اٹھرا جسٹرڈ
مکمل کورس بیس روپے

زدِ جامِ عشق
طاقت کی لاثانی دوا
قیمت ۶۰ گولی ۱۶ روپے

حبِّ مفید النساء
بیقاعدگی کا بہترین علاج
پانچ روپے

ہمارا اصول
• صاف ستھرے اجزاء • دیانتدارانہ دواسازی
• عمدہ پیکنگ • غریبانہ قیمت • مخلصانہ مشورہ
اِسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپ کی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں اور!

نرینہ اولاد گولیاں
انعامِ خداوندی
قیمت فی کورس پندرہ روپے

حبِّ مسان
سوکھے کی مجرب دوا
تین روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ

معین الصحت
تلی، بھس، خرابی جگر اور یرقان کا علاج
پانچ روپے